درسِ حدیث

جناب پروفیسر مقبول احمد قاسمی

اس سے پہلے اذان اور اقامت کے الفاظ کے بارہ میں تفصیلی معروضات پیش کی جا چکی ہیں اور یہ بات مبرہن کی جا چکی ہے کہ اذان و اقامت کے بارہ میں صحیح ترین مسلک یہ ہی ہے کہ اذان دہری اور اقامت اکہری کہی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن خاص حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی یہی اذان تھی اور یہ ہی اقامت علماء امت کی اکثریت کا بھی یہ ہی مسلک ہے اور عالم اسلام میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔

علامہ ابن قیم فرماتے ہیں۔

هو مذهب اكثر علماء الامصار وجرى به العمل فى الحرمين والحجاز وبلاد الشام ويمن وديار مصر ونواحى المغرب الى اقصى حجر من بلاد الاسلام وهو قول الحسن البصرى ومكحول والزهرى ومالك والاوزاعى والشافعى واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه وغيرهم وكذالك حكاه سعد القرظ فكان يفرد الاقامة ولم يزل ولد ابى محذورة وهم الذين يلون الاذان يفردون الاقامة ويحكونه عن جدهم (تهذيب)

ترجمہ:- دنیا کے اکثر علماء کا یہی مسلک اور حرمین، حجاز، بلاد شام، یمن، دیار مصر، نواحی مغرب اور دوسرے اسلامی ممالک کے شہروں میں اسی پر عمل کیا جاتا ہے۔ امام حسن بصری، مکحول، زہری، مالک، اوزاعی، شافعی، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا یہ ہی مسلک ہے۔ حضرت سعد قرظی نے بھی یہی بیان کیا ہے اور وہ اقامت اکہری ہی کہتے تھے۔ ابو محذورہ کی اولاد جو مکہ میں اذان دیا کرتے تھے وہ بھی اکہری اقامت ہی کہتے تھے۔ اور ابو محذورہ سے بھی ایسا ہی نقل کرتے تھے۔

سعد قرظی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ کی حیاتِ مبارکہ میں مسجد قباء میں اذان دیا کرتے تھے۔ آپ کی رحلت کے بعد جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ ملک شام چلے گئے تو ان کے بعد مسجد نبوی کے یہی موذن مقرر ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قباء اور مدینہ میں اقامت اکہری ہی کہی جاتی تھی اور اس وقت کے مشہور موذن بلال رضی اللہ عنہ اور سعد قرظی رضی اللہ عنہ اقامت اکہری ہی کہا کرتے تھے۔

شیعہ کی آذان ، اہلِ تشیع کے علماء متاخرین نے جو اذان مقرر فرمائی ہے اور جو آذان آجکل عموماً ان کی طرف منسوب کی جاتی ہے ۔ وہ محرف اور تبدیل شدہ آذان ہے جس کا ثبوت اہلِ تشیع کی کتب صحاح سے نہیں ملتا ۔ جس طرح اہل سنت کی کتاب صحاح ستہ ہیں اسی طرح شیعہ حضرات کی بھی صحاح اربعہ ہے ان صحاح اربعہ میں سے ایک اہم اور صحیح ترین کتاب من لا یحضرہ الفقیہ ہے جس کے مصنف ابو جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی ہیں ۔ موصوف کی وفات ۳۸۱ ھ میں ہوتی ہے ۔ اپ اپنی کتاب میں پہلے اس آذان کا ذکر فرماتے ہیں جو بقول ان کے امام عبداللہ سے ماثور ہے اور پھر مروجہ شیعی آذان کے متعلق اپنی رائے کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں ۔

روی ابوبکر الحضری و کلیب الاسدی عبد اللہ علیہ اسلام انہ حکی لھما الا آذان فقال

اللہ اکبر اللہ اکبر	اللہ اکبر اللہ اکبر
اشھد ان لا الہ الا اللہ	اشھد ان لا الہ الا اللہ
اشھد ان محمداً رسول اللہ	اشھد ان محمداً رسول اللہ
حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ	حی علی الفلاح حی علی الفلاح
حی علی خیر العمل	حی علی خیر العمل
اللہ اکبر اللہ اکبر	لا الہ الا اللہ

والاقامۃ کذالک ولا باس ان یقول فی صلوٰۃ الغداۃ علی اثر حی علی خیر العمل الصلوٰۃ خیر من النوم مرتبین للتقیۃ ۔

ترجمہ :۔ ابوبکر حضرمی اور کلیب اسدی بتاتے ہیں کہ امام عبداللہ نے انہیں یہ آذان بتلائی اور اسی طرح اقامت بتائی ۔ اور یہ کہ صبح کی نماز میں حی علی خیر العمل کے بعد اگر بطور تقیہ الصلوٰۃ خیر من النوم کہہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ۔

امام موصوف کی طرف قمی کی اس منسوب کردہ آذان میں اور اہلِ سنت کی آذان میں صرف حی علی خیر العمل کے الفاظ کا فرق ہے ۔ باقی پوری اذان اہلِ سنت کی طرح ہے ۔ لیکن اس موقع پر ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اہلِ تشیع کی وہ اذان جس میں محمد وآل محمد ، علی ولی اللہ ، امیرالمومنین وغیرہ کے الفاظ پائے جاتے ہیں تو پھر ان الفاظ سے بھرپور آذان کہاں سے آگئی ۔ جب ان الفاظ کا امام عبداللہ سے ثبوت نہیں تو پھر ان الفاظ کا اضافہ کیوں ہوا اور کس نے کیا ۔ اس سوال کا جواب بھی ابوجعفر قمی نے خود ہی دیا ہے ، وہ فرماتے ہیں کہ جو آذان اوپر بیان ہو چکی ہے وہی صحیح اذان ہے اور اس میں کمی بیشی نہیں کی جا سکتی ۔

لیکن مفوضہ فرقہ نے خدا ان پر لعنت کرے بعض ایسے روایات گھڑلیں جن میں آذان کے الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا کہ دو مرتبہ محمد و آل محمد خیر البریۃ کہا جائے بعض روایات میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ شہادتین کے بعد اشہد ان علیاً ولی اللہ دو مرتبہ کہا جائے بعض نے ان الفاظ کے بدلے ان علیاً امیر المومنین حقاً کا اضافہ کیا۔"

اس بیان کے بعد قمی لکھتے ہیں :-

"ولا شك في ان علياً ولي الله وانه امير المومنين حقاً وان محمداً واله صلوات الله عليهم خير البرية لكن ليس ذالك في اصل الاذان وانما ذكرت ذالك ليعرف بهذه الزيادة المتهمون بالتفويض المدلسون انفسهم في مجلتنا۔ ج ۱ ص ۱۸۸ ۔

ترجمہ :- بلاشبہ علی ولی اللہ اور امیر المومنین ہیں ۔ اور محمد اور آل محمد صلوات اللہ علیہم کائنات میں افضل ترین ہیں لیکن الفاظ اصل اذان میں نہیں ہیں ۔ یہ بات میں نے اس لیے بتائی ہے تاکہ جن لوگوں پر تفویض کی تہمت ہے اور جو مکاری سے خود کو ہم میں شمار کرتے ہیں ان کا پتہ چل جائے ۔"

ابو جعفر قمی کی اس عبارت سے یہ بات صاف طور پر ظاہر ہوگئی کہ ولی اللہ ، وصی اللہ ، امیر المومنین محمد و آل محمد والے الفاظ پر مشتمل اذان ائمہ شیعہ سے ثابت نہیں اور یہ کارستانی مفوضہ فرقہ کی ہے جس پر لعنت کی بد دعا خود ابو جعفر قمی نے کی ہے ۔ یہ مفوضہ کون تھے ؟ جنہوں نے آذان کا حلیہ بگاڑا جس طرح اہل سنت میں مختلف فرقے ہیں اسی طرح اہل تشیع میں بھی بہت سے فرقے ہیں ۔ جن کی تعداد ۲۲ کے قریب ہے ۔ ان کا آپس میں اصولی اختلاف ہے اور ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں ۔ ان بائیس شیعہ فرقوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ۔

غالی ، زیدیہ ، امامیہ ان فرقوں میں سے ایک مفوضہ ہے ۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا اور اس کے بعد تمام کائنات کی تخلیق ان کے سپرد کر دی ۔ ان میں سے ہی پھر ایک گروہ ایسا ہے جو یہ کہتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ علیہ کو پیدا فرمایا تو خود فارغ ہو کر بیٹھ گیا اور تمام کائنات کی تخلیق اس نے علیؓ کے سپرد کر دی ۔ یہ فرقہ ہے جسے مفوضہ کہا جاتا ہے ۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ کائنات کی تخلیق حضرت محمدؐ یا حضرت علیؓ نے کی ہے ۔ اب جن لوگوں کا یہ پلید عقیدہ ہو اگر انہوں نے اذان میں صرف ولی اللہ اور وصی اللہ کے الفاظ ہی بڑھائیں ہیں تو ان کی بڑی کرم نوازی